153390 ـ طلاق یافتہ عورت کو بچے کی پرورش کا حق کب حاصل ہوگا ؟

سوال

میری ایک طلاق یافتہ سہیلی کے پہلے خاوند سے دو بیٹے ہیں جن کی عمر ابھی سات برس بھی نہیں ہوئی، ہم نے سنا ہے کہ جب ماں شادی کر لے تو بچوں کے باپ کو حق پرورش حاصل ہو جاتا ہے، کیا کوئی ایسا طریقہ بھی ہے کہ ماں شادی کے بعد بھی اپنے بچوں کی پرورش کا حق رکھتی ہو ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر بچے ابھی تمیز کی حد تک نہیں پہنچے تو شادی سے پہلے پہلے ماں اپنے بچوں کی زیادہ حقدار ہے، لیکن اگر وہ کہیں آگے شادی کر لیتی ہے تو پھر بچے اپنے باپ کے پاس چلے جائیں گے.

اور اگر بچے تمیز کر سکتے ہوں تو بچوں کو ماں اور باپ دونوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کا حق دیا جائیگا، لیکن یہ اسی صورت میں ہے جب ماں اور باپ دونوں ہی دین اور عدل و انصاف میں برابر ہوں، لیکن اگر دونوں میں سے کوئی ایک بری تربیت اور قلیل دین کا مالک ہو تو بچے اسے نہیں دیے جائیں گے؛ کیونکہ بچے کی مصلحت کا اعتبار کیا جائیگا، نہ کہ بچے کی تربیت میں کوتاہی کرنے والے کی مصلحت کا، احادیث نبویہ بھی اسی پر دلالت کرتی ہیں، اور محقق علماء کرام بھی یہی فتوی دیتے ہیں.

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب عورت نے اپنے بچے کی پرورش کا حق طلب کیا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:

" جب تك تم نکاح نہیں کرتی اس کی زیادہ حقدار ہو "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2276) علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلة الاحاديث الصحيحة حدیث نمبر (368) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" میں اپنے شیخ یعنی ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے سنا ہے وہ فرما رہے تھے:

" کسی قاضی کے سامنے ماں اور باپ نے اپنے بچے کے بارہ میں تنازع کیا تو اس قاضی نے بچے کو ماں اور باپ

میں سے کسی ایك کو اختیار کرنے کا کہا بچے نے باپ کو اختیار کیا تو اس کی ماں قاضی سے کہنے لگی:

بچے سے یہ دریافت کریں کہ اس نے اپنے باپ کو کیوں اختیار کیا ہے، چنانچہ قاضی نے بچے سے دریافت کیا تو بچے نے جواب دیا:

میری ماں مجھے روزانہ کاتب کے پاس بھیجتی ہے اور فقیہ مجھے زدکوب کرتا ہے، لیکن میرا باپ مجھے بچوں کے ساتھ کھیلنے کے لیے چھوڑ دیتا ہے "

تو قاضی نے بچے کو ماں کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا کہ تم باپ سے زیادہ حقدار ہو.

ہمارے شیخ کہتے ہیں:

" جب والدین میں سے کسی ایك نے بچے کی تعلیم اللہ کی جانب سے بچے کے سلسلہ میں واجب کو ترك کیا تو وہ نافرمان ہے، اسے بچے کی ولایت حاصل نہیں ہوگی، بلکہ جو کوئی بھی بچے کے سلسلہ میں واجب کی ادائیگی نہیں کرتا اسے بچے پر ولایت حاصل نہیں ہوگی، یا تو بچے سے اس کا ہاتھ اٹھا کر واجب پر عمل کرنے والے پر اس کا قائم مقام بنا دیا جائیگا، یا پھر اس کے ساتھ کسی دوسرے کو ملایا جائیگا جو واجب کی ادائیگی کرے.

مقصد یہ ہے کہ حسب امکان اللہ سبحانہ و تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کرے فرض کریں اگر باپ نے کسی ایسی عورت سے شادی کی جو اس کی بیٹی کی مصلحت کا خیال نہیں کرتی اور اس کی دیکھ بھال نہیں کرتی، لیکن بچی کی ماں اپنی سوکن سے زیادہ بچی کی مصلحت کا خیال اور اس کی دیکھ بھال کرتی ہے تو یہاں بچی کو ماں کی پرورش میں دینا قطعی ہوگا.

ان کا یہ بھی کہنا ہے:

یہ معلوم ہونا چاہیے کہ شارع سے کوئی ایسی نص نہیں ملتی جو مطلقا والدین میں سے کسی کو بھی مقدم کرنے کی دلیل رکھتی ہو، اور نہ ہی کوئی ایسی نص ملتی ہے کہ مطلقا والدین میں سے کسی ایك کو اختیار کیا جائے، علماء اس پر متفق ہیں کہ کسی کو بھی مطلقا متعین نہیں کیا جائیگا، بلکہ ظلم و زیادتی اور کوتاہی کے مرتکب کو نیکی اور عدل و احسان کرنے والے مقدم نہیں کیا جائیگا " واللہ اعلم.

دیکھیں: زاد المعاد (5 / 475 - 476).

اور شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" چھوٹی بچی کی پرورش کا حق اس کی ماں کو حاصل ہے جب تك وہ شادی نہیں کرتی، یا پھر بچی کی عمر سات برس

نہیں ہو جاتی تو بچی کی پرورش کا حق باپ کو اس شرط پر ملےگا باپ کے پاس رہنے میں بچی کو کوئی ضرر نہ ہو.

لیکن بڑی عمر کی بچی کا حق پرورش باپ کو حاصل ہے، لیکن اگر اس میں بھی ماں کی سوکن کے ساتھ رہنے میں نقصان و ضرر ہو تو پھر نہیں "

دیکھیں: فتاوی المراۃ المسلمۃ (2 / 874).

واللہ اعلم .